اخبار احمدیہ

ناصر آباد اسٹیٹ سندھ ۱۳ مارچ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

لاہور ۱۵ مارچ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی نبض کافی تیز ہو گئی ہے۔ پیروں پر ورم بدستور ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے دعائیں بدستور جاری رکھیں۔

پنجاب اسمبلی کا بجٹ سیشن ختم ہو گیا

اسمبلی کا آئندہ اجلاس اپریل کے آخر میں ہوگا

لاہور ۱۵ مارچ۔ پنجاب اسمبلی کا اجلاس آج بجٹ کے باقی ماندہ پندرہ ضمنی مطالبات زر منظور کرنے کے بعد ملتوی ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اسمبلی کا اجلاس اگلے مہینے کے آخر میں پھر منعقد ہوگا۔ آج کے اجلاس میں جو بجٹ سیشن کا آخری اجلاس تھا وزیر تعلیم سردار عبد الحمید دستی نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ لاہور امپروومنٹ ٹرسٹ گلبرگ کالونی کی تعمیر پر ۸ لاکھ ۲۹ ہزار روپیہ خرچ کر چکا ہے اندازہ ہے کہ ۸ ہزار روپے کی رقم ابھی مزید خرچ ہوگی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ کالونی میں ۸۰ مکان تعمیر ہو چکے ہیں۔

پٹواریوں کی پندرہ روزہ ہڑتال ختم کر دی گئی

لاہور ۱۵ مارچ۔ پنجاب کے محکمہ مال اور آبپاشی کے پٹواریوں کی پندرہ روزہ ہڑتال ختم کر دی گئی ہے محکمہ نہر کی پٹواری ایسوسی ایشن کے صدر چوہدری برکت علی اور محکمہ مال کی پٹواری ایسوسی ایشن کے صدر رانا عبد الغفور نے ایک مشترکہ بیان میں پٹواریوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ہڑتال فوراً ختم کر دیں۔ انہوں نے میاں اچھوں کے پیر ظہور حسین شاہ قریشی ہاشمی ایم ایل اے کی مداخلت پر ہڑتال ختم کرنے کا وعدہ کیا ہے کیونکہ پیر صاحب نے انہیں یقین دلایا ہے کہ وہ خود ان کے مطالبات حکومت سے منوانے کی کوشش کریں گے۔

پاکستان کے نئے مرکزی بجٹ میں ۷ کروڑ ۴۸ لاکھ روپے کی بچت

بکری ٹیکس درآمدی محصول اور کسٹم ڈیوٹی میں نمایاں کمی عوام کا بوجھ ہلکا کرنے کیلئے ٹھوس اور مؤثر اقدامات

کراچی ۱۵ مارچ۔ پاکستان کے وزیر خزانہ جناب محمد علی نے آج تیسرے پہر پاکستان پارلیمنٹ میں اپنا پہلا بجٹ پیش کیا۔ بجٹ میں جو ۱۹۵۲-۵۳ء کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ ۷ کروڑ ۴۸ لاکھ روپے کی بچت دکھائی گئی ہے۔ موجودہ مالی سال کے لئے ۳۰ لاکھ روپے کی بچت کا اندازہ لگایا گیا تھا۔ لیکن اب اصل صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد پتہ چلا ہے کہ موجودہ مالی سال کے اختتام پر ۳۰ لاکھ کی بجائے ۷ کروڑ ۶۶ لاکھ روپے کی بچت ہوگی بچت کی یہ رقوم صنعتوں کو ترقی دینے اور عوام کا بوجھ ہلکا کرنے پر خرچ کی جائیں گی۔ نئے بجٹ بابت ۱۹۵۲-۵۳ء میں کل آمدنی کا اندازہ ایک ارب ۴۸ کروڑ ۳۷ لاکھ اور اخراجات کا اندازہ ایک ارب ۴۶ کروڑ ۸۹ لاکھ روپے ہے یہ بجٹ پاکستان کا پانچواں بجٹ ہے اگر پاکستان کے پانچوں بجٹوں پر جو سب کے سب فاضل میزانیے تھے یکجائی نظر ڈالی جائے تو یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ پاکستان کے مالی وسائل برابر ترقی کر رہے ہیں۔ اور ملک کی معاشی و اقتصادی حالت دن بدن مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی ہے۔

۱۹۴۸-۴۹ء کے مقابلے میں اب پاکستان کی سالانہ آمدنی دگنی ہو چکی ہے اور محض تعمیر و ترقی کی سکیموں پر جتنی رقم خرچ کی جا رہی ہے وہ ۱۹۴۸-۴۹ء کی کل آمدنی کے لگ بھگ ہے۔ بجٹ کا نمایاں پہلو یہ ہے کہ تعمیر و ترقی کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بڑی بڑی رقمیں مخصوص کرنے کے علاوہ درآمدی محصول بکری ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی وغیرہ میں کمی کر کے عوام کا بوجھ ہلکا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بعض چیزوں پر سے یہ ٹیکس بالکل ہٹا دیئے گئے ہیں اور بعض پر ٹیکسوں میں تخفیف کر دی گئی ہے۔

محصولات میں تخفیف

جہاں تک صنعتوں کو ترقی دینے کا تعلق ہے سیمنٹ اور لوہا وغیرہ سے متعلق صنعتوں کی بنیادی ضروریات پر سے آئندہ مالی سال میں محصول درآمد ہٹا دیا جائے گا۔ اسی طرح کسٹم ڈیوٹی میں بھی کمی کر دی جائے گی۔ مشینیں وغیرہ پہلے بکری ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے دی گئی تھیں۔ اب محصول درآمد میں بھی کمی کر دی جائے گی۔ چنانچہ نئے مالی سال سے اس محصول کی شرح دس فیصدی کی بجائے ۵ فیصدی کر دی جائیگی اسی طرح کسٹم ڈیوٹی بھی معاف کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مٹی کے تیل کی امپورٹ اور ایکسائز ڈیوٹی میں ایک آنہ فی گیلن کمی ہو جائے گی۔ چنانچہ مٹی کے تیل کی بوتل موجودہ نرخ کے مقابلے میں ایک پیسہ کم قیمت پر دستیاب ہو سکے گی۔ سن گھاس اور بانس وغیرہ پر سے کسٹم ڈیوٹی ہٹا دی گئی ہے ریڈیو سیٹوں کے درآمدی محصول میں بھی آٹھ فیصدی کمی ہو جائیگی اسی طرح نمک پر سے بھی درآمدی محصول ہٹایا جا رہا ہے۔ یہ نمک مشرقی بنگال میں چمڑا رنگنے کے کام آتا ہے۔ چائے کا برآمدی محصول چار آنے فی پونڈ کی بجائے تین آنے فی پونڈ کر دیا جائے گا۔ گھریلو اور چھوٹی چھوٹی صنعتوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایسی تمام صنعتیں جن کا سالانہ کاروبار ۳۶ ہزار روپے تک ہو انہیں بکری ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے اس سے پہلے گھریلو صنعتوں کے لئے ۲۵ ہزار اور چھوٹی صنعتوں کے لئے ۱۵ ہزار روپے سالانہ کی حد مقرر تھی۔ کیمیاوی کھاد پر بھی بکری ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔ جڑی بوٹیاں اور ہر قسم کی ادویات بھی بکری ٹیکس سے بری قرار دے دی گئی ہیں

انکم ٹیکس کی شرح میں کمی

انکم ٹیکس عاید کرنے کے سلسلے میں قلیل ترین آمدنی کی حد ۳ ہزار روپے سالانہ سے بڑھا کر ۳۶۰۰ روپے کر دی گئی ہے گویا پہلے ۲۵۰/- روپے ماہانہ تک کی آمدنی والوں کو انکم ٹیکس نہیں (باقی ص۸ پر)

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۵۲ء

معجزات

ماہنامہ "طلوع اسلام" کراچی سے ایک مقالہ بعنوان "قتل مرتد" ہم الفضل میں نقل کر رہے ہیں جس کی پہلی قسط الفضل ۱۴ مارچ ۱۹۵۲ء صفحہ ۵ پر شائع ہوئی ہے یہ ماہنامہ "منکرین حدیث" کی طرف سے شائع ہوتا ہے۔ اس لئے مقالہ مذکورہ بالا میں بعض ایسی باتیں بھی آگئی ہیں۔ جن سے ہمیں اتفاق نہیں ہے۔ چنانچہ معجزات کے متعلق جو کچھ اس میں کہا گیا ہے۔ محض "نیچری" نقطہ نظر سے کہا گیا ہے۔ جو صحیح نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"حقیقت یہ ہے کہ اس باب میں قرآن نے ایک ایسی نہج زندگی پیش کی ہے جو انسانیت کی تاریخ میں سنگ میل (Land Mark) کا حکم رکھتی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جب ذہن انسانی عہد طفولیت میں تھا تو اس وقت ایسے مواقع بھی آجاتے تھے کہ جب اسے ورطۂ حیرت میں ڈالکر سیدھی راہ پر لانے کی کوشش کی جاتی تھی۔ یعنی خوارق عادت (یا معجزات) کی رو سے ذہن پر اثر ڈالکر بات منوانے کی کوشش۔ لیکن اس نے کہا کہ اب انسان اپنے عہد شعور میں آپہونچا ہے۔ اس لئے اب معجزات کے ذریعہ سے اس سے بات نہیں منوائی جائے گی۔ اب ہر بات دلیل و برہان اور بصیرت و فراست کی رو سے تسلیم کرائی جائے گی۔ چنانچہ نبی اکرم سے ارشاد ہے کہ لعلك باخع نفسك الا یکونوا مومنین۔ ان نشأ ننزل علیهم من السماء اٰیة فظلت اعناقهم لها خاضعین (۲۶/۳) تو تو شاید اپنے آپ کو ہلاک کرے گا کہ یہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے (اگر ہم چاہتے کہ یہ زبردستی ایمان لے آئیں تو ہمارے لئے یہ کونسا مشکل کام تھا کہ) ہم آسمان سے ایک نشان نازل کر دیتے۔ تو ان کے سامنے ان سب کی گردنیں جھک جائیں۔ لیکن یہ ذہنی استکراہ ہو جاتا۔ اسلئے قرآن نے واضح الفاظ میں کہہ دیا کہ نبی اکرم کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا گیا

حتی کہ معجزات بھی نہیں

اب معجزات کا دور ختم ہو گیا۔ اب ہر دعوے کا ثبوت دلائل و براہین سے پیش کیا جائے گا۔ اب دعوت الی اللہ علیٰ وجہ البصیرت ہوگی۔

قل هذه سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرة انا و من اتبعنی... (۱۲/۱۰۸) ان سے کہہ دو یہ ہے میرا راستہ میں اور میرے متبعین علیٰ وجہ البصیرت خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ ہماری دعوت غور و فکر کی دعوت ہے۔ تدبر و تفکر کی دعوت ہے۔ ہماری اپیل عقل و بصیرت اور فہم و فراست سے ہے۔ اس میں کسی قسم کے جبر و اکراہ کو دخل نہیں ایمان کے معاملہ میں نہ ذہنی استکراہ کو کوئی دخل ہوگا۔ نہ طبعی قوت کو کوئی واسطہ"

(طلوع اسلام کراچی بابت ماہ مارچ ۱۹۵۲ء)

یہ بات کہ "جب ذہن انسانی عہد طفولیت میں تھا۔ تو اس وقت ایسے مواقع بھی آجاتے تھے۔ جب اسے ورطۂ حیرت میں ڈالکر سیدھی راہ پر لانے کی کوشش کی جاتی تھی۔ یعنی خوارق عادت (یا معجزات) کی رو سے ذہن پر اثر ڈالکر بات منوانے کی کوشش" محض خود ساختہ ہے۔ قرآن کریم میں اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ یہ مغالطہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور شعبدہ بازی کے کھیلوں میں فرق نہ کرنے کی وجہ سے لگتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے معجزات قطعاً ورطۂ حیرت میں ڈالکر سیدھی راہ پر لانے کے لئے نہیں ہوتے۔ انبیاء علیہم السلام لوگوں کو ہمیشہ علیٰ وجہ البصیرت منوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ معجزات یا جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے "بینات" ہر نبی کو اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کے ثبوت کی غرض سے دیئے جاتے ہیں۔ نہ کہ لوگوں کو ورطۂ حیرت میں ڈالکر ذہنی استکراہ سے نبی کے آوردہ پیغام کو منوانے کے لئے۔ تمام انبیاء علیہم السلام کی طرح ایسے معجزات یا بینات خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی دیئے گئے ہیں۔ بلکہ سب انبیاء علیہم السلام سے بہت بڑھ کر آپ کو دیئے گئے ہیں۔

معجزات میں حسی اور غیر حسی کی تفریق جو مقالہ نگار نے کی ہے۔ یہ بھی خود ساختہ ہے مقالہ نگار نے جو آیہ کریمہ پیش کی ہے۔ اس میں جو یہ الفاظ ہیں کہ

ان نشأ ننزل علیهم من السماء اٰیة فظلت اعناقهم لها خاضعین

یعنی اگر ہم چاہتے تو آسمان سے ان پر ایک نشان نازل کر دیتے۔ تو ان کے سامنے ان سب کی گردنیں جھک جاتیں۔

اس سے یہ استدلال کرنا کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کو ایسے معجزات دیئے جاتے تھے جن کو دیکھ کر لوگوں کی گردنیں جھک جاتی تھیں یعنی معجزات استکراہ ذہنی کے لئے استعمال ہوتے تھے غلط ہے۔ یہاں تو اللہ تعالیٰ نے صرف یہ بیان فرمایا ہے کہ ہم کبھی استکراہ خواہ وہ ذہنی ہو یا اور قسم کا اپنی بات منوانے کے لئے استعمال نہیں کرتے۔ اگر اس سے مراد ہو جو مقالہ نگار نے لی ہے کہ انسانی عہد طفولیت میں ایسے معجزات کی ضرورت تھی۔ اور اب نہیں رہی تو مقالہ نگار کو تو چاہیئے تھا کہ کوئی ایسی مثال پیش کرے۔ کہ کس نبی نے ایسا معجزہ دکھایا ہو کہ سب کی گردنیں جھک گئی ہوں۔ بلکہ الٰہی آیات کے آگے اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ

وما یاتیهم من ذکر من الرحمٰن محدث الا کانوا عنه معرضین (شعراء ۶)

یعنی ان کے پاس کوئی نصیحت نہیں آتی جس سے وہ اعراض نہیں کرنے والے۔ کا مطلب یہی ہے کہ ہر نبی کی تعلیم سے اسی طرح اعراض ہوتا چلا آیا ہے۔ جس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آوردہ تعلیم سے۔ اگر ہم چاہتے تو آسمان سے کوئی ایسا نشان اتارتے۔ کہ جس کے آگے سب کی گردنیں جھک جاتیں۔ مگر ہم نے نہ پہلے ایسا کیا ہے اور نہ اب ایسا کریں گے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ کی سنت ہے جو یہاں بیان ہو رہی ہے اس سے آئندہ کے لئے معجزات اور بینات کی منسوخی کا اصول نکالنا بڑی جسارت ہے حالانکہ قرآن کریم میں جہاں سورہ صف میں حضرت مسیح علیہ السلام کی زبانی "احمد نبی" کی آمد کی پیشگوئی بیان ہوئی ہے وہاں صاف صاف لفظوں میں آیا ہے۔

فلما جاءهم بالبینات قالوا هذا سحر مبین (صف)

یعنی جب وہ نبی نشانات کے ساتھ آیا تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا کھلا جادو ہے۔ اگر بینات کے معنے معجزات نہیں ہیں تو اس کو کھلا جادو کہنے کے کیا معنے؟

اسلامی خلافت کا صحیح نظریہ!

درخواست دعا

میرے والد محترم جناب حافظ محمد عبد اللہ صاحب (پنڈی بھٹیاں) ایک لمبے عرصہ سے شدید دردِ کمر میں مبتلا ہیں۔ کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ اور مرض میں کوئی افاقہ نظر نہیں آتا۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ دوست محمد واقف زندگی ربوہ

خطبہ نمبر ۱۲

خطبہ جمعہ

جو شخص خدا تعالیٰ کے گمراہ بندے کو بچائیگا اُس پر وہ اِس قدر انعام نازل فرمائیگا

کہ انسانی عقل اس کا اندازہ نہیں لگا سکتی

تمہارا فرض ہے کہ اپنے اندر بیداری پیدا کرو۔ تبلیغ کرو اور جماعت کو وسیع کرتے چلے جاؤ

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۹ فروری ۱۹۵۲ء بمقام بشیر آباد اسٹیٹ (سندھ)

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

ان علاقوں میں قریباً قریباً

زمیندار طبقہ

ہی آکر بسا ہے۔ باقی ملکوں کی آبادی اور اصول پہ ہوتی ہے۔ یہاں کی آبادی اور اصول پر ہے۔ مثلاً پہلے جب کسی ملک کے لشکر باہر جاتے تھے تو ان کے ساتھ علاقہ کے بعض دھوبی۔ ترکھان لوہار اور دوسرے پیشہ ور بھی چل پڑتے تھے۔ تا وہ فوج کی ضرورتوں کو پورا کرتے جائیں۔ پھر بعض علاقے زرعی ضرورتوں کے لحاظ سے بھی بڑھتے ہیں۔ سارا زور زمینداروں پر پڑ جاتا ہے۔ اور

باقی شاخیں

نظر انداز ہو جاتی ہیں۔ یہ علاقہ بھی زمیندارہ لحاظ سے آباد ہوا ہے۔ یہاں اکثر زمیندار آکر آباد ہوئے ہیں۔ باقی پیشوں کے لوگ بہت کم آئے ہیں۔ ان زمینداروں کی ضرورتوں کو وہ تھوڑے سے لوگ جو ان کے ساتھ آگئے ہیں یا یہاں کے مقامی لوگ پورا کرتے ہیں۔ ہر پیشہ ور اپنی ضرورتوں کو سمجھنے کے قابل ہوتا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی معاملہ ڈاکٹری کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ تو ڈاکٹر ہی اسے زیادہ اچھی طرح سمجھتا ہے۔ اگر کوئی معاملہ وکالت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ تو وکیل ہی اسے زیادہ اچھی طرح سمجھتا ہے۔ اور اگر کوئی معاملہ

زراعت کے ساتھ تعلق

رکھتا ہے۔ تو اسے زمیندار ہی زیادہ اچھی طرح سمجھتا ہے۔ ہر زمیندار جانتا ہے۔ کہ جہاں کہیں کوئی بیج پڑتا ہے وہ اپنے آپ کو بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر کوئی غیر جنس کا یا ناقص قسم کا پودا کھیت میں نکل آتا ہے۔ تو پھر سالہا سال تک اس کی مصیبت زمیندار کے گلے پڑی رہتی ہے۔ اسے بار بار ہل چلانے پڑتے ہیں۔ وہ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اس غیر جنس کو ضائع کر دے۔ مثلاً دب اگ آتی ہے۔ تو پھر زمیندار

سالہا سال کی محنت

کے بعد اسے صاف کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔ اور اگر کامیاب نہیں ہوتا۔ تو بسا اوقات اسے وہ زمین چھوڑنی پڑتی ہے۔ اور وہ زمین کسی کام کی نہیں رہتی۔ اسی طرح بعض دفعہ ایسے دانے جو خوراک کے کام نہیں آتے۔ کھیت میں اگنے لگ جاتے ہیں۔ اور پھر ترقی کرتے کرتے فصل کو تباہ کر دیتے ہیں۔ کوئی زمین افتادہ پڑی رہتی ہے۔ تو اس میں جھاڑیاں بیریاں۔ پھلاہیاں اور ڈیلوں کے درخت اگنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور سو دو سو سال کے بعد اگر کوئی نسل اسے آباد کرتی ہے تو اسے وہ زمین اس طرح آباد کرنی پڑتی ہے۔ جس طرح ہزاروں سال قبل ہمارے آباؤ اجداد کو آباد کرنی پڑی تھی۔ اس سے ہر زمیندار سمجھ سکتا ہے۔ کہ کسی چیز کی طاقت اور

زندگی کی علامت

یہ ہے کہ وہ آپ ہی آپ بڑھتی چلی جائے۔ دوسرے پیشہ والوں کے سامنے یہ نظارہ بہت کم آتا ہے۔ ایک تاجر جتنا آٹا خرید کر لاتا ہے وہ اتنا ہی رہتا ہے۔ جتنا وہ خرید کر لاتا ہے۔ وہ بڑھتا نہیں۔ وہ جتنا کپڑا خرید کر لاتا ہے وہ اتنا ہی رہتا ہے جتنا وہ خرید کر لاتا ہے۔ وہ بڑھتا نہیں۔ لیکن زمیندار کی ہر چیز بڑھتی ہے وہ کپاس کے بنولے خرید کر لاتا ہے۔ تو وہ بھی بڑھتے ہیں۔ وہ دانے خرید کر لاتا ہے۔ تو وہ بھی بڑھتے ہیں۔ اور جہاں اس کا دخل نہیں ہوتا۔ وہاں بعض ایسی چیزیں اگ آتی ہیں۔ جو قدرتی طور پر بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

پس یہ زندگی کی علامت جتنی زمیندار کے سامنے آتی ہے۔ اتنی اور کسی پیشہ ور کے سامنے نہیں آتی۔ وہ دیکھتا ہے۔ کہ کس طرح

قانونِ قدرت کے ماتحت

ایک طاقت رکھنے والی چیز اپنے آپ کو بڑھانے پر مجبور ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے بھی اگر ایک زمیندار اپنے فرائض کے اہم حصہ یعنی تبلیغ میں سستی اور غفلت کرتا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک دوسرے پیشہ وروں سے زیادہ مجرم ہے۔ شاید ایک تاجر جب

خدا تعالیٰ کے سامنے

پیش ہو کہہ دے کہ مجھے تو یہ خیال ہی نہیں آیا۔ کہ تبلیغ کی جائے۔ اور جماعت کو بڑھایا جائے۔ ممکن ہے کہ اگر خدا تعالیٰ ایک بڑھئی لوہار یا کمہار کو پکڑے تو وہ کہے۔ اے خدا میرے تو ذہن میں بھی یہ بات نہیں آئی۔ کہ تبلیغ ضروری چیز ہے۔ لیکن جب ایک زمیندار کو پکڑا جائے گا۔ تو وہ خدا تعالیٰ کو کیا جواب دے گا۔ اس کے تو دائیں اور بائیں۔ آگے اور پیچھے نیچے اور اوپر

خدا تعالیٰ کا یہ قانون

جاری تھا کہ ہر طاقت والی چیز بڑھتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا یہ قانون جاری نہ ہوتا۔ تو وہ کمائی کیسے کرسکتا۔ اگر ہر چیز آپ ہی آپ نہ بڑھتی چلی جاتی۔ تو وہ روٹی کہاں سے کھاتا۔ اگر خدا تعالیٰ کا یہ قانون جاری نہ ہوتا کہ ایک بنولہ سے سو بنولہ ہو جاتا ہے۔ اور روئی مفت کی آجاتی ہے۔ تو وہ اپنا خرچ کہاں سے چلاتا۔ خدا تعالیٰ نے یہ قانون بنا دیا ہے کہ سچی زندگی کی علامت یہ ہے کہ وہ بڑھے

ایک زمیندار

دیکھتا ہے کہ ہر چیز جو وہ لیتا ہے بڑھتی ہے۔ اس نے بکریاں رکھی ہوئی ہیں۔ وہ بھی بڑھتی ہیں۔ اس نے بھینسیں رکھی ہوئی ہیں وہ بھی بڑھتی ہیں۔ اس نے مرغیاں پالی ہوتی ہیں وہ بھی بڑھتی ہیں۔ باقی لوگوں کے سامنے تو اپنے اور بیوی بچوں کے بڑھنے کا نظارہ ہوتا ہے لیکن زمیندار کی ہر چیز بڑھ رہی ہوتی ہے اس کا اس کا دانہ بھی بڑھ رہا ہوتا ہے۔ اسکا چنے کا دانہ بھی بڑھ رہا ہوتا ہے۔ اسکا بنولہ بھی بڑھ رہا ہوتا ہے اسکی بھینسیں بھی بڑھ رہی ہوتی ہیں۔ اس کی گائے اور بکریاں بھی بڑھ رہی ہوتی ہیں۔ گویا خدا تعالیٰ کا قانون کہ بڑھو بڑھو جتنا ایک زمیندار کے سامنے آتا ہے۔ اور کسی پیشہ ور کے سامنے نہیں آتا۔ ایک لوہار کے سامنے اکثر یہ قانونِ قدرت نہیں آتا ایک ترکھان کے سامنے اکثر یہ قانونِ قدرت نہیں آتا۔ ایک تاجر کے سامنے اکثر یہ قانونِ قدرت نہیں آتا۔ لیکن یہاں چاروں طرف یہ قانون جاری ہے۔ کہ ہر چیز بڑھ رہی ہوتی ہے۔ اس قانون کو دیکھ کر

ہر زمیندار کا فرض

ہے کہ جہاں وہ جسمانی طور پر بڑھے۔ وہاں وہ روحانی طور پر بھی بڑھے۔ جو شخص احمدیت میں داخل ہوتا ہے۔ وہ اقرار کرتا ہے۔ کہ میں دین کو دُنیا پر مقدم رکھونگا اس کے یہی معنے ہیں کہ اگر میں دنیا میں بڑھوں گا تو دین میں بھی بڑھوں گا۔ اگر میری

گندم بڑھے گی اگر میری سرسوں بڑھے گی یا چنے بڑھیں گے تو میرے روحانی بھائی بھی بڑھینگے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اس چیز کا احساس بہت کم ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یورپین ممالک کی نسبت ہمارا ملک بہت غریب ہے اس لئے ہمارے زمیندار بھی غریب ہیں۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ پنجاب میں جو آپ کی حالت تھی۔ آپ کی موجودہ حالت اس کی نسبت بہت اچھی ہے۔ وہاں اگر آپ کو خوراک اور لباس مہیا کرنے میں دقت تھی۔ تو اب آسانی پیدا ہو گئی ہے۔ پس اگر خدا تعالےٰ نے آپ کو رزق میں بڑھوتی عطا فرمائی ہے۔ تو آپ پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ

آپ تبلیغ کریں

اور سچائی کو دوسروں تک پہنچائیں تا جیسے آپ کا ہنولہ بڑھتا ہے۔ جیسے آپ کی گندم اور دوسری اشیاء بڑھتی ہیں۔ آپ کی روحانی برادری بھی بڑھے اگر آپ کا مال بڑھا ہے۔ تو خدا تعالےٰ کا مال بھی بڑھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دنیا میں خدا تعالےٰ کا گھر بناتا ہے۔ خدا تعالےٰ جنت میں اس کا گھر بنائے گا۔ جو لوگ روحانیت کو قبول کرتے ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کی روحانی نسل ہوتے ہیں۔ انسان جہاں دنیا میں اپنی اولاد کو بڑھانے کی کوشش کرے وہاں اسے چاہیئے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی نسل کو بھی بڑھائے۔ اس پر خدا تعالےٰ کی رحمتیں اور برکتیں بھی نازل ہوں گی۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کا بھی خیال رکھے۔ لیکن یہ بات مجھے بہت کم نظر آتی ہے۔ میں جب پوچھتا ہوں۔ کہ تم لوگ تبلیغ کیوں نہیں کرتے۔ تو کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ ہماری بولی نہیں سمجھتے۔ اور یہ بات نہایت خطرناک ہے کہ تم اسبات کی امید رکھو کہ

سندھی لوگ

تمہاری بولی سمجھیں۔ ایسا کرنا ظلم ہے۔ اگر تمہارا خیال یہی ہے کہ سندھی لوگ تمہاری زبان سیکھیں تو اگر وہ تمہارے اس خیال کی وجہ سے تم سے دشمنی بھی کریں۔ تو ان کا ایسا کرنا جائز ہے ہم مسافر ہیں اور سندھی اہل وطن ہیں۔ وطنی کا یہ کام نہیں کہ وہ ہماری بولی سیکھے۔ بلکہ ہم لوگ جو باہر سے آنے والے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ اس

ملک کی زبان سیکھیں

اگر ایک سندھی پنجاب میں جائے اور کہے۔ کہ یہ لوگ میری زبان نہیں سمجھتے۔ تو ہر شخص یہی کہے گا۔ کہ یہ بیوقوف ہے۔ اسی طرح ہمارا یہاں آکر کہنا کہ یہ لوگ پنجابی بولیں تو ہم تبلیغ کریں گے عقل کے خلاف ہے اگر ہم انگلینڈ جاکر یہ کہیں کہ انگریز پنجابی یا اردو بولیں گے۔ تو ہم تبلیغ کرینگے تو یہ معقول بات نہیں ہو گی۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم انگریزی سیکھیں۔ چین میں اگر ہمارے دس مبلغ جائیں۔ اور چند سالوں کے بعد ہم پوچھیں کہ آپ نے کیا تبلیغ کی ہے اور وہ کہدیں۔ کہ چینی ہماری زبان نہیں سمجھتے۔ اس لئے ہم تبلیغ نہیں کرتے۔ تو تم انہیں پاگل کہو گے۔ تم کہو گے۔ کہ یہ تمہارا کام تھا کہ تم چینی زبان سیکھتے۔ نہ یہ کہ چینی اردو یا پنجابی سیکھیں۔ چینی ہندوستان آئیں گے تو اردو سیکھیں گے۔ وہاں جاکر آپ کو ان کی زبان سیکھنی ہو گی۔

میں جب احمدیوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ تم تبلیغ کیوں نہیں کرتے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ سندھی ہماری زبان نہیں جانتے۔ حالانکہ یہ سندھیوں کا کام نہیں۔ کہ وہ پنجابی یا اردو سیکھیں۔ تم باہر سے آکر یہاں آباد ہوئے ہو۔

تمہارا پہلا کام

یہ تھا۔ کہ تم سندھی زبان سیکھتے اور اگر تم سندھی زبان سیکھتے۔ اور پھر سندھیوں میں تبلیغ کرتے تو اب تک ہزاروں مبلغ پیدا ہو جاتے اور تمہیں بھی سندھی زبان سیکھنے کی ضرورت باقی نہ رہتی۔

صداقت ایسی چیز نہیں کہ اسے سندھی قبول نہیں کر سکتا۔ جس طرح قرآن کریم ہم پر حجت ہے۔ اسی طرح قرآن کریم ایک سندھی مسلمان پر بھی حجت ہے۔ جس طرح حدیث ہم پر حجت ہے وہ ایک سندھی مسلمان پر بھی حجت ہے۔ سندھیوں میں ہم سے زیادہ مذہبی روح پائی جاتی ہے۔ ایک سندھی مذہب کی خاطر اپنی جان پر کھیل جاتا ہے اس کا طریق غلط ہو تو یہ اور چیز ہے۔ لیکن اس کی نیت نیک ہوتی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ کسی طرح اپنے خدا کو خوش کرے اور اس کے لئے وہ اپنی کھیتی باڑی چھوڑ دیتا ہے اور اپنا دنیوی کاروبار چھوڑ کر صرف اس بات میں لگ جاتا ہے کہ کسی طرح اس کا خدا خوش ہو جائے

یہ تین چار ہزار حر

جو ہیں۔ یہ واقف زندگی ہی ہیں۔ چاہے ان کا وقف ایک لغو اور غلط چیز کے لئے ہی ہے لیکن ان کی نیت نیک ہے۔ ان کی نیت یہی ہوتی ہے کہ کسی طرح خدا تعالےٰ کو خوش کریں۔ اس کے لئے وہ دنیا کو جس کے پیچھے تم پڑے ہوئے ہو۔ ترک کر دیتے ہیں۔ یہ ان کی بد قسمتی ہے کہ انہیں غلط رستہ ملا ہے۔ لیکن اس کے پیچھے جو روح کام کر رہی ہے۔ وہ قابل قدر ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ سندھی احمدیت کا اہل نہیں۔ کیا وجہ ہے کہ جب اس میں تمہاری نسبت قربانی کا جذبہ زیادہ ہے۔ وہ احمدیت کو قبول نہیں کرتا۔ یہاں اسلام پہلے آیا۔ اور مسلمان یہاں ایک بڑی تعداد میں آباد ہیں۔ پاکستان کے دوسرے صوبوں کی نسبت آبادی کے لحاظ سے سندھ میں مسلمان زیادہ ہیں اور جوں جوں ہم پنجاب کی طرف چلے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کی آبادی کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ سوائے مشرقی بنگال کے کہ وہاں مسلمان زیادہ تعداد میں آباد ہیں۔ شاید اس لئے کہ وہ

مسلمانوں کی سرحدی چھاؤنی

تھی۔ جہاں سے وہ برما اور چین وغیرہ ممالک پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ درمیان میں کہیں آٹھ فیصدی مسلمان آباد ہیں۔ کہیں دس فی صدی ہیں اور کہیں بارہ فی صدی ہیں۔ سندھ میں ۸۰ فیصدی کے قریب مسلمان آباد تھے۔ اور پنجاب میں ۵۲ فیصدی مسلمان تھے اگر انہوں نے اتنی زیادہ تعداد میں اسلام قبول کر لیا تھا تو اس کے معنے ہیں کہ ان میں دینی رغبت پائی جاتی ہے۔ اگر انہوں نے اب تک احمدیت قبول نہیں کی۔ تو یہ ہماری سستی ہے۔ ہمارے لوگ یہاں آئے۔ خدا تعالےٰ نے انہیں کھانے پینے اور پہننے میں سہولت دیدی لیکن جوں جوں خدا تعالےٰ انہیں خوراک اور لباس میں سہولت دیتا چلا گیا۔ وہ خدا تعالیٰ کو بھولتے چلے گئے۔ حالانکہ چاہیے یہ تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے ان پر جتنا زیادہ احسان کیا تھا۔ اتنا زیادہ وہ اسے یاد کرتے۔ احسان کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کی یاد زیادہ ہونی چاہیئے

مثنوی رومی میں ایک واقعہ

لکھا ہے کہ محمود غزنوی نے ایک غلام لڑکا خریدا۔ جس کا نام ایاز تھا یا محمود نے اس کا نام ایاز رکھدیا۔ بچہ ذہین تھا۔ جب وہ جوان ہؤا۔ تو محمود نے اس کی ذہانت کی وجہ سے اسے فوج میں ایک عہدہ دیدیا۔ اور آہستہ آہستہ اسے ترقی دیتا گیا۔ اور ایک وقت ایسا آیا کہ محمود نے اسے خزانہ کا افسر مقرر کر دیا۔ درباریوں نے شکایت کی کہ بادشاہ سلامت ہم کئی پشتوں سے آپ کے خاندان کے نمک خوار چلے آتے ہیں۔ لیکن آپ ہمارے مقابلہ میں اس غلام کی قدر زیادہ کرتے ہیں۔ بھلا ہمارا اور اس کا مقابلہ ہو سکتا ہے ہم اپنی وفاداری میں دیانتدار ہیں۔ لیکن یہ غلام غیر ملکی ہے آپ نے اسے خزانہ کا افسر مقرر کر دیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی دن ملک سے غداری کر کے کوئی فتنہ کھڑا کر دے یہ روزانہ رات کو خزانہ میں جاتا ہے۔ اگر اس کی نیت نیک ہوتی اور اس کی وفاداری مشتبہ نہ ہوتی تو یہ ایسا کیوں کرتا ہے خزانہ میں روزانہ رات کو جانے کے معنے ہی کیا ہیں۔ جب ایک کے بعد دوسرے دوسرے کے بعد تیسرے اور تیسرے کے بعد چوتھے درباری نے یہ شکایت کی اور دربار میں اسبات کا چرچا ہو گیا۔ تو بادشاہ کے دل میں بھی شبہ پیدا ہوا آخر اس نے فیصلہ کیا کہ پہلے اس کے کہ میں

ایاز کے خلاف

کوئی فیصلہ کروں میں خود جاکر دیکھوں کہ وہ رات کو خزانہ میں جاکر کیا کرتا ہے چنانچہ وہ ایکدن خزانہ کی طرف گیا اور اس میں چھپ گیا۔ اور چابی بردار کو ڈانٹا اور اسے تاکید کی کہ وہ ایاز کو اس کی موجودگی کا علم نہ دے دس بارہ بجے کے قریب ایاز آیا اور بادشاہ کا شبہ بڑھ گیا۔ لیکن اس نے فیصلہ کر لیا تھا۔ کہ جب تک وہ ساری واردات نہ دیکھ لے ایاز کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریگا۔ اس نے دیکھا کہ ایاز نے خزانہ کے خاص کمرے کا دروازہ کھولا۔ یہ دیکھکر محمود کو سخت حیرت ہوئی کہ میں نے تو اس پر اعتماد کیا تھا اور اس اعتماد کی وجہ سے میں نے اسے اس عہدہ پر پہنچا دیا تھا لیکن اب معلوم ہؤا ہے کہ یہ شخص اس اعتماد کے قابل نہیں تھا۔ ایاز کمرہ کے اندر چلا گیا اور دروازہ بند کر لیا۔ بادشاہ دروازہ کے سوراخوں میں سے دیکھتا رہا۔ اس کمرہ میں ایک خاص صندوق تھا۔ اس میں قیمتی اشیاء رکھی ہوئی تھیں۔ ایاز نے وہ صندوق کھولا اس پر

بادشاہ کا شبہ

اور پختہ ہو گیا۔ لیکن اس نے فیصلہ یہی کیا کہ جب تک وہ سارا واقعہ دیکھ نہ لے ایاز پر کوئی سختی نہیں کرے گا۔ ایاز نے وہ بکس کھولا اور اس سے ایک گٹھڑی نکالی اور اسمیں سے پھٹے پرانے کپڑے نکالے اور پہن کے پھر مصلیٰ بچھا کر اس پر نماز پڑھنی شروع کر دی۔ اور خدا تعالیٰ کو مخاطب کر کے نہایت گریہ وزاری کے ساتھ دعا کرنے لگا کہ اے خدا میں اس دن کو نہیں بھولا جب میں ان چیتھڑوں میں ملبوس اس شہر میں داخل ہؤا تھا۔ اے خدا تو نے مجھ پر احسان کیا اور افسر خزانہ کے بلند عہدے پر پہنچا دیا۔ میرا یہاں نہ بھائی تھا نہ باپ تھا اور نہ کوئی اور رشتہ دار تھا۔ میں ایک غلام تھا تو نے بکواتے بکواتے مجھے بادشاہ کے پاس پہنچا دیا۔ پھر تو نے اس بادشاہ کے دل میں میری محبت ڈالی اور اس نے مجھے فوج میں ایک عہدہ دیدیا۔ اور آہستہ آہستہ درجہ بلند کرتے کرتے مجھے افسر خزانہ کے عہدہ پر پہنچا دیا۔ لیکن اے خدا میں ان چیتھڑوں کو نہیں بھول سکتا میری یہی حیثیت تھی۔ میں یہی پرانے چیتھڑے لیکر یہاں آیا تھا۔ باقی تیرا کام ہے بادشاہ یہ نظارہ دیکھتا رہا آدھے گھنٹہ کے بعد اس نے نماز ختم کی چیتھڑے اتارے اور انہیں ایک پوٹلی میں باندھکر نہایت احتیاط سے بکس میں بند کر دیا۔ جب وہ باہر نکلا تو بادشاہ نے کہا ایاز درباریوں نے تمہاری شکایت کی تھی اسلئے میں یہاں تحقیقات کے لئے آیا تھا۔ ایاز کا رنگ زرد ہو گیا۔ بادشاہ نے کہا تو ڈرتا کیوں ہے میں نے سب کچھ دیکھ لیا ہے شکایت کرنیوالے جھوٹے ہیں تو سچا ہے میں سمجھتا ہوں کہ تو بڑا نیک ہے اور تمام الزامات سے بری ہے ایاز نے کہا بادشاہ سلامت میں ڈرتا اسلئے ہوں کہ میرے اور خدا تعالےٰ کے درمیان ایک راز تھا لیکن آج اس راز کو جاننے والا ایک اور ہو گیا۔ پس دیکھو

احسان کی قدر

ہی انسان کو شریف بناتی ہے۔ اور آپ لوگوں پر جن میں میں بھی شامل ہوں۔ خدا تعالےٰ کے بڑے بڑے احسانات ہیں۔ میری ذاتی زمین بھی یہاں ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہندوستان میں بھی قیمت کے لحاظ سے میری بڑی جائیداد تھی لیکن اب وہ وہیں رہ گئی ہے۔ خدا تعالےٰ کی کوئی حکمت تھی کہ میں نے یہاں زمین خرید لی۔ ورنہ میں یہاں جائیداد خریدنے کا خیال بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اگر وقت پر خدا تعالےٰ ایسا نہ کر دیتا تو آج میں بالکل خالی ہاتھ ہوتا۔

دراصل میں نے

ایک خواب کی بناء

پر یہاں زمین خریدی تھی۔ اس خواب میں مجھے بتایا گیا تھا۔ کہ میں قادیان میں ہوں۔ اور ایک نہر کے کنارے پر کھڑا ہوں۔ یکدم مجھے شور سنائی دیا۔ اور میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ میرے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ میں نے انہیں کہا۔ دیکھو یہ شور کیسا ہے۔ انہوں نے کہا نہر کا بند ٹوٹ گیا ہے۔ اور پانی دیہات اور شہر برباد کرتا چلا جا رہا ہے۔ اس لئے لوگ شور مچا رہے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ سینکڑوں شہر برباد ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہر طرف پانی پھیل گیا ہے۔ صرف نہر کے بند کا وہ حصہ ہی محفوظ ہے۔ جس پر ہم کھڑے ہیں۔ لیکن تھوڑی دیر میں پانی کا ایک ریلا آیا۔ اور بند کے اس حصہ کو بھی جس پر ہم کھڑے تھے۔ توڑ دیا اور ہم پانی میں گر کر بہنے لگے۔ ہم نے نہر میں دریائے ستلج کی طرف بہنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ ہم فیروزپور یا اس کے قریب کسی اور جگہ پر پہنچ گئے۔ میں بہتا جاتا تھا۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کرتا جاتا تھا۔ کہ یا اللہ

سندھ میں تو پیر لگ جائیں

یا اللہ سندھ میں تو پیر لگ جائیں۔ میں نے کئی دفعہ پیر لگانے کی کوشش کی۔ لیکن پیر نہ لگے۔ دریا اتنا وسیع نظر آتا تھا۔ کہ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس کا پاٹ سینکڑوں میل کا ہے۔ میں دعا ہی کر رہا تھا۔ کہ ایک جگہ میرے پیر لگ گئے۔ جب بیراج بنا۔ تو ہم نے ایک کمپنی بنائی۔ اس کمپنی میں انجمن بھی شامل تھی۔ میں بھی شامل تھا۔ اسی طرح مرزا بشیر احمد صاحب۔ چودھری فتح محمد صاحب سیال۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب اور چودھری بشیر احمد صاحب بھی شامل تھے۔ ہماری غرض یہی تھی۔ کہ ہم یہاں زمین خرید کر احمدیوں میں تحریک کریں گے۔ کہ وہ ہم سے زمین خرید لیں۔ وہ زمین خرید لیں گے۔ اور ہم اس تجارت سے کچھ نفع اٹھائیں گے۔ ارادہ تھا۔ کہ فی ایکڑ پانچ روپے زائد لے کر زمین لوگوں کو دے دیں گے۔ اسی وقت اس مضمون کے کئی اعلانات شائع ہوئے۔ کہ ہمارے پاس زمین ہے۔ کوئی احمدی خریدنا چاہے تو خرید لے۔ لیکن باوجود اس کے کہ زمین بہت سستی تھی۔ کوئی خریدار نہ ملا۔ آخرکار ہم نے فیصلہ کیا۔ کہ زمین ہم آپس میں تقسیم کر لیں۔ چنانچہ زمین تقسیم کر لی گئی۔ اور اس طرح یہ جائیداد بن گئی۔ پھر اور احمدی آئے۔ اور انہوں نے زمین خریدی اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے

۳۴-۳۵ ہزار ایکڑ

یا اس سے زائد زمین احمدیوں کے پاس ہے۔ نوابشاہ تھرپارکر۔ حیدرآباد اور دادو وغیرہ اضلاع میں دو ہزار مربعے کے قریب احمدیوں کی زمین ہے۔ جس میں سے ۱۸ ہزار ایکڑ کے قریب زمین میری اور انجمن کی ہی ہے۔ آٹھ دس ہزار ایکڑ زمین اس علاقہ میں دوسرے احمدیوں کے پاس ہے۔ اس علاقہ سے باہر ضلع حیدرآباد اور ضلع نوابشاہ اور ضلع لاڑکانہ اور دادو میں بھی بہت سے احمدیوں نے زمین خرید لی ہے۔ لیکن جب یہ خواب آئی تھی۔ اس وقت دو مربعے زمین بھی احمدیوں کے پاس نہیں تھی۔ شاید کوٹ احمدیاں والے اس سے پہلے سندھ آئے ہوئے تھے۔ باقی جو سندھی زمیندار ہیں۔ وہ بعد میں احمدی ہوئے ہیں۔ اور جن لوگوں نے زمین خرید لی ہے۔ وہ بھی بعد میں آئے ہیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا۔ کہ وہ ہمیں یہاں لے آیا۔ ہم میں سے جن کی حالت پنجاب میں خراب تھی۔ ان کی حالت اب اچھی ہے۔ اور پھر ہم نے یہ نظارہ دیکھا۔ کہ ہم میں سے بہت جن کے پاس ہندوستان میں زمین تھی۔ ان کی زمین چھن گئی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے پہلے سے یہاں ایک ذریعہ بنا دیا۔ تا جائیدادیں چھن جانے کی وجہ سے کوئی پریشانی نہ ہو۔

اس احسان کے بدلہ میں

ایاز کی طرح احمدیوں پر بھی فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ انہیں احساس ہو۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں یہاں لایا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے یہاں زمین بنائی ہے۔ تو ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کے لئے زمین بنائیں۔ اور خدا تعالیٰ کی زمین اس کے بندے ہیں۔ جو ہدایت پا جائیں۔ لیکن ہوا یہ کہ خدا تعالیٰ نے تو ہمیں زمین دے دی۔ مگر ہم نے اسے زمین دلانے کی کوشش نہیں کی۔ حالانکہ ہمارے لئے ثواب کا عظیم الشان موقعہ تھا۔ اگر ہم اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے۔ تو دنیا میں ایک عظیم الشان کام کر جاتے۔ اور ہم پر خدا تعالیٰ کی بے شمار برکتیں اور رحمتیں ہوتیں۔ تمہیں جو آرام کی جگہ ملی ہے۔ وہ انہی لوگوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ جو اپنے وطن کو چھوڑ کر سندھ میں آئے۔ وہ صرف دس پندرہ ہزار تھے۔ اور اب یہاں چالیس پینتالیس لاکھ مسلمان ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان چالیس پینتالیس لاکھ کو چالیس پینتالیس کروڑ بنائیں۔ پہلے ان کو جو اس ملک میں نام کے مسلمان ہیں۔ انہیں سچا مسلمان بنائیں۔ اور وہ آگے سارے ہندوستان کو مسلمان بنا لیں۔ ہندوستان میں جو لوگ بستے ہیں۔ وہ بھی خدا تعالیٰ کے ہی بندے ہیں۔ خدا کرے کہ سندھ دوبارہ

ہندوستان میں اسلام

کو پھیلانے کا اڈہ بن جائے۔ ملکی تقسیم اس لئے ہوئی تھی۔ کہ ہم نے تبلیغ کی طرف توجہ نہیں کی تھی۔ سات آٹھ سو سال کا عرصہ ہمیں ملا تھا۔ اگر ہم اس عرصہ میں پوری طرح تبلیغ کرتے۔ تو آج ہمیں ہندوستان میں ایک ہندو بھی نظر نہ آتا۔ دوسرے مسلمانوں کی غفلت تو سمجھ میں آ سکتی ہے۔ لیکن احمدیوں کی غفلت سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ جو قوم حق پر ہوگی۔ لازماً دنیا اسکی دشمن ہوگی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیثیت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سی ہے۔ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق بائیبل میں آتا ہے۔ کہ اس کے خلاف ہمیشہ اس کے بھائیوں کی تلوار کھنچی رہے گی۔ اس میں یہی پیشگوئی تھی۔ کہ آپ کی نسل تبلیغ کرے گی۔ اور جو شخص تبلیغ کرے گا۔ دنیا اس کی دشمن ہو جائے گی۔ اور دشمن سے محفوظ رہنے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ کہ ہم اُسے مسلمان کر دیں۔ اس کے بغیر اسلام اور احمدیت بچ نہیں سکتے۔ اگر ہم تبلیغ میں سست ہوں گے۔ تو پچھلے دنوں جو کچھ ہندوستان میں ہوا۔ وہی دوسرے ممالک میں بھی ہوگا۔

صداقت بہرحال

غالب ہو کر رہے گی

اور چونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ایک دن صداقت غالب آجائے گی۔ اور وہ مٹ جائیں گے۔ اس لئے وہ صداقت کے دشمن ہو جاتے ہیں۔ تمہارا فرض ہے۔ کہ اپنے اندر بیداری پیدا کرو۔ تبلیغ کرو۔ اور جماعت کو وسیع کرتے چلے جاؤ۔ یہاں تک کہ کوئی آدمی ایسا نہ رہے جو احمدیت میں شامل نہ ہو۔ اور اگر کچھ لوگ احمدیت سے باہر رہ جائیں۔ تو وہ تھوڑے ہوں۔ اس طرح ہم محفوظ ہو جائیں گے اور دشمن کی تلوار کٹ جائے گی۔

پس

تبلیغ نہایت اہم چیز

ہے۔ اور اس سے غفلت برتنا نہایت خطرناک امر ہے لیکن یہاں یہ حالت ہے۔ کہ میں نے کوشش کر کے ایک مبلغ کو یہاں بھجوایا تھا۔ اور وہ محمد آباد میں کام کر رہا تھا۔ یہاں آکر مجھے پتہ لگا۔ کہ اُسے واپس بلا لیا گیا ہے۔ اس کی تو میں تحقیقات کروں گا۔ لیکن مجھے تعجب ہے۔ کہ یہاں سے کسی نے بھی میرے پاس شکایت نہیں کی۔ کہ ہمارے علاقہ کے مبلغ کو واپس بلا لیا گیا ہے۔ اگر تم میں تبلیغ کا جوش ہوتا۔ تو تم میں سے کوئی ایک شخص تو ایسا ہوتا۔ جو مجھے اطلاع دیتا۔ کہ ہمارا مبلغ واپس بلا لیا گیا ہے۔ ہم نے وعدہ کیا تھا کہ اس مبلغ کی تنخواہ ہم دیں گے۔ اگر ہم تنخواہ دیتے۔ تو مبلغ کو واپس نہ بلایا جاتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ احمدیہ اسٹیٹس نے اُن کی تنخواہ کا بوجھ خود نہیں اٹھایا۔ اس لئے نظارت دعوت کو مبلغ واپس لینے کی جرأت ہوئی۔ اگر خدا تعالیٰ نے تمہیں زیادہ دیا ہے۔ تو تم اس میں سے خدا تعالیٰ کا حصہ بھی رکھا کرو۔ خود بھی تبلیغ کرو اور مبلغ بھی منگواؤ۔ اس طرح کچھ عرصہ کے بعد ہماری تبلیغ وسیع ہو جائے گی۔ اور مقامی لوگ احمدیت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر تمہیں زبان سیکھنے کی بھی ضرورت نہیں ہوگی۔

اس سے پہلے اس علاقہ میں مجھے

جمعہ پڑھانے کا موقعہ

نہیں ملا۔ میں دو دفعہ یہاں آیا ہوں۔ لیکن آج پہلی دفعہ یہاں جمعہ پڑھانے کا موقعہ ملا ہے۔ اور معلوم ہوا ہے کہ یہاں ایک مضبوط جماعت ہے۔ چک احمدیاں میں بھی جماعت ہے۔ نوّت کے میں جماعت ہے۔ اور سنا ہے۔ کہ فیض اللہ چک کے لوگ بھی بشیر آباد کے قریب ایک جگہ بنا رہے ہیں۔ گویا یہاں احمدیت کی تبلیغ کے تین چار اڈے ہیں۔ اور تبلیغ کو تقویت دی جائے۔ تو ہماری طاقت بڑھ سکتی ہے۔ لیکن ہمارے اندر ذمہ داری کا احساس نہیں۔ ہم میں بیداری نہیں پائی جاتی۔ اور ہمیں خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کا احساس نہیں کہ اگر اس نے ہمیں رزق میں وسعت دی ہے۔ تو ہم بھی لوگوں کو خدا تعالےٰ کی طرف لائیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایک جنگ کے دوران میں دیکھا۔ کہ ایک عورت اپنا ایک بچہ جو گم ہو گیا تھا۔ اور اُسے بڑی تلاش کے بعد واپس ملا تھا۔ گود میں اٹھائے بیٹھی ہے۔ اور اُسے پیار کر رہی ہے۔ آپ نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ جب خدا تعالیٰ کا کوئی گمراہ بندہ ہدایت پا جاتا ہے تو وہ اس ماں سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ ماں باپ کی محبت خدا تعالیٰ کی محبت کے برابر نہیں ہو سکتی۔ اور اگر خدا تعالیٰ کی محبت ماں باپ کی محبت سے یقیناً زیادہ ہے تو جو شخص اس کے گمراہ بندوں کو بچائے گا۔ اس پر وہ جتنا خوش ہوگا۔ اور جس قدر انعام اُسے دے گا۔ اس کا انسانی عقل اندازہ نہیں کر سکتی۔

احمدی والدین سے درخواست

میٹرک کے امتحانات شروع ہیں۔ احمدی طلبہ کے والدین سے درخواست ہے۔ کہ وہ میٹرک پاس بچوں کو خدمت دین کے لئے وقف فرما کر جامعہ احمدیہ میں داخل فرمائیں۔ جامعہ احمدیہ میں چار سال کی پڑھائی سے طلبہ پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل میں شریک ہو سکتے ہیں۔ اور دینی علوم اور عربی زبان سیکھنے کے ذریعہ خدمت دین بجا لا سکتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا منشاء ہے۔ کہ میٹرک پاس طلبہ زندگی وقف کر کے خدمت دین کے لئے آگے آئیں اور دینی علم حاصل کرنے کیلئے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوں

نوٹ:۔ نصاب اور دیگر معلومات کے لئے پراسپکٹس طلب فرمائیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر ربوہ)

سندھ کے سیکرٹری صاحبان تبلیغ

بعض سیکرٹری صاحبان تبلیغ غلط فہمی سے رپورٹ فارم بذریعہ بک پوسٹ بھیج دیتے ہیں جو بیرنگ ہو کر موصول ہوتا ہے۔ سیکرٹری صاحبان مہربانی فرما کر رپورٹ فارم ... کے لفافہ میں بھیجا کریں۔ تاکہ یہاں دگنا محصول ادا نہ کرنا پڑے (خاکسار احمد دین)

احرار کی پاکستان دشمنی

(۲)

(از مکرم ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج لاہور)

(۶) مجلس احرار کے قول و عمل میں تضاد

بعد میں رونما ہونے والے واقعات نے احرار کے قول و فعل میں تضاد کو ظاہر کر کے ان کے ناپاک مقاصد کو طشت از بام کر دیا ہے۔ چنانچہ سرخ وردیاں حسب سابق مجلس احرار کے رضاکاروں کے زیب تن رہیں۔ اور آج تک ہیں۔ راولپنڈی میں قومی رضاکاروں کے ایک مظاہرہ میں جس کی سلامی مشتاق احمدؐ صاحب گورمانی نے لی۔ احرار رضاکار سرخ وردیوں میں پریڈ کرتے رہے۔ اسی طرح ۱۹۴۸ء کے مندرجہ بالا اعلان کے بعد احرار کے ڈھول کا پول صرف یہ ہے کہ

(۱) انہوں نے وزیر خارجہ پاکستان کے خلاف جھوٹا اور بے بنیاد پراپیگنڈا شروع کر دیا۔ شاید اس غرض سے کہ اس کے نتیجہ میں حکومت اور مسلم لیگ کا پلیٹ فارم مضبوط ہو جائے گا۔

(دوم) مسلم لیگ کے لائحہ عمل کی اساس جس اتحاد اور تنظیم پر ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں پاکستان قائم ہوا۔ اور جس اتحاد اور تنظیم کے ساتھ ہمارے ملک کی ترقی اور استحکام وابستہ ہیں۔ اس کی جڑوں پر کلہاڑی چلا دی۔ اور پاکستان کے سرحدی اضلاع میں دورے کر کے شیعہ سنی۔ احمدی اور غیر احمدی کا سوال کھڑا کر کے پوری قوم میں حقارت و نفرت کے جذبات پیدا کرنے میں اپنی تمام تر توجہ مبذول کر دی۔

(سوم) گذشتہ انتخابات میں مسلم لیگ کے نامزد کردہ امیدواروں کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ چنانچہ اسی قسم کے سینکڑوں واقعات ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ احرار نے اپنے اعلان کے بعد بھی قوم سے سو فی صدی غداری کی ہے۔ اور ہمارا ایک بھی شعبۂ زندگی ایسا نہیں ہے۔ جس میں احراریوں نے قوم یا حکومت سے تعاون کیا ہو۔ البتہ وہ نیشنل گارڈ میں ضرور شریک ہوئے ہیں۔ لیکن اس احتیاط کے ساتھ کہ ان کا "ٹریڈ مارک" (سرخ وردی) ہماری سبز وردیوں میں ان کی جداگانہ حیثیت کو قائم رکھ سکے۔ چنانچہ ایک طرف نیشنل گارڈ میں ان کی شمولیت اس احتیاط کے ساتھ اور دوسری طرف حکومت کے وزیر کے خلاف بددلی اور بے اعتمادی پیدا کرنے کا وطیرہ اور عوام میں انتشار پیدا کر کے پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی کوششیں اگر حکومت کے اور قوم کے ساتھ تعاون قرار دی جا سکتی ہیں۔ تو پھر احرار کی نیک نیتی پر شبہ بھی کرنا بہت بڑا گناہ ہوگا۔

(۷) پاکستان کے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے پراپیگنڈے میں یکسانیت

احرار کی پاکستان دشمنی کی یہ روش اگر صرف احرار تک ہی محدود ہوتی۔ تو عوام کے لئے ان کے ہتھکنڈوں اور ناپاک ارادوں کو سمجھنے میں کس قدر دقت ہو سکتی تھی۔ مگر حیرت تو یہ ہے۔ کہ یہی وہ ہتھکنڈے ہیں۔ جو پاکستان کے بیرونی دشمن پاکستان کو کمزور کرنے کے لئے ریڈیو کی وساطت سے استعمال کر رہے ہیں۔ ریڈیو سری نگر ریڈیو جموں۔ اور ریڈیو کابل دن رات ہمارے وزیر خارجہ کے خلاف وہی پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ جو احراری پاکستان کی سرزمین پر۔ پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کے لئے جن مذہبی اختلافات کو یہ لوگ ملک کے اندر ہوا دے رہے ہیں۔ انہی اختلافات کو شیخ عبد اللہ کے "سرکاری ترجمان" اور کابل کے سرکاری حلقے اپنے اپنے ہاں کے ریڈیو کے ذریعہ ہمارے عوام تک پہنچانے کی مساعی میں مشغول ہیں۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب صدر آل انڈیا مجلس احرار ہندوستان کے مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کو ہندوستان کے حق میں رائے دینے کے گمراہ کن پراپیگنڈے کی خاطر طوفانی دورے فرما رہے ہیں۔ کیا یہ سب واقعات اس امر کی وضاحت کر دینے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ کہ مجلس احرار کے عزائم کسی نقطۂ نگاہ سے بھی پاکستان کے حق میں مفید نہیں ہیں۔ کیا بیرونی دشمنوں کے پراپیگنڈے کے ساتھ ہم آواز ہو کر احراری ملانوں کی ملک کے اندر پھوٹ اور انتشار پیدا کرنے کی یہ روش اور پاکستان کے وزیر خارجہ کے خلاف لوگوں کے دلوں میں بداعتمادی پیدا کرنے کا یہ طریقہ کسی طور بھی پاکستان دوستی کہلا سکتا ہے۔ کیا شیخ عبد اللہ اور کابل کے حکمران پاکستان کے دوست ہیں؟ اگر سری نگر۔ جموں اور کابل ریڈیو کا یہ طریق کار ہمارے ملک کی دشمنی کے لئے ہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہمارے ملک میں پاکستان کے دشمنوں کی ہاں میں ہاں ملانے والے یہ احرار ان بیرونی دشمنوں کے دوست اور ہمارے ملک کے دشمن نہ قرار دیئے جائیں۔

(۸) ملک کے دشمنوں کی ایک خطرناک چال

مسلم لیگ کے تعاون کی بجائے مسلم لیگ اور حکومت کی جڑوں پر کلہاڑا رکھ کر بھی پٹیل اور نہرو کے ایجنٹوں کا یہ ٹولہ اپنے آپ کو پاکستانی عوام کے سامنے ان کا بہی خواہ اور حقیقی دوست ثابت کرنے کی کوششوں میں دن رات مصروف ہے۔ تاکہ اس کے اور پاکستان کے دشمنوں کے منصوبے کامیاب ہو سکیں۔ چنانچہ موجودہ ہند و پاکستان کشیدگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمارے خطرناک دشمنوں کے اس غول نے پھر عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے یعنی ۱۹ اگست ۱۹۵۱ء بروز اتوار رات کے گیارہ بجے مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے حکومت کے ایک ذمہ دار عہدیدار کی زیر صدارت مسلمانان لاہور کے ایک جلسے میں جو موچی دروازے کے باہر منعقد ہوا۔ ایک تقریر کی۔ اس تقریر کا مقصد تو یہ ظاہر کیا گیا۔ کہ پاکستان کی سرحدات پر ہندوستان کی فوجوں کے اجتماع سے جو صورتِ حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اس کے پیش نظر مسلمانوں کے کیا فرائض ہیں؟ (اس فریب میں آکر لاہور کے مسلمان اس جلسہ میں شریک ہونے کے لئے وہاں جمع بھی ہو گئے) مگر دراصل اس تقریر کا بھی وہی مقصد تھا۔ جو جماعت احرار کے وجود کا مقصد ہے۔ اور رہا ہے۔ یعنی مسلمانوں کو نقصان پہنچا کر ہندو کے ہاتھ مضبوط کرنا۔ یہ تقریر ایک دفعہ پھر مسلمانوں پر یہ واضح کرنے کے لئے کافی ہے۔ کہ مجلس احرار ان کی دوست ہے یا دشمن؟ دوست اور دشمن کے امتیاز کے لئے ہمارے پاس سب سے بڑی کسوٹی بالخصوص موجودہ حالات میں یہ ہے۔ کہ پاکستان کا دوست آج پاکستان کو چاروں طرف سے خطرات میں گھرا ہوا دیکھ کر پاکستانیوں کو ہر قسم کے اختلافات بھلا کر متحد اور منظم ہو جانے کا مشورہ دے گا۔ وہ موجودہ حکومت پر اپنے دلی اعتماد کا اظہار کر کے عوام کو بھی یہی تلقین کرے گا۔ کہ وہ بھی حکومت کے تمام وزراء پر مکمل اعتماد کریں۔ اور ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ اور سچ بھی یہی ہے۔ کہ ہندوستان کی طرف سے جنگ کے خطرہ کے پیش نظر ہمارے فرائض منصبی کا مقصود یہی ہونا چاہیئے۔ کہ ہم متحد اور منظم ہو کر اپنی حکومت کے احکام بجا لانے میں کوئی پس و پیش نہ کریں۔ کیونکہ اپنے ملک کے دفاع کے لئے ان دو ہتھیاروں سے بڑا ہتھیار اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا مگر اس بات کا کیا علاج کیا جائے۔ کہ لاہور کے شہریوں کو اس نازک صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ان کے فرائض بتانے کے بہانے سے بلا کر شاہ جی ان کو پھر اسی تفرقہ پر اکسا رہے ہیں۔ اور وہ اس بات سے ذرا نہیں ہچکچاتے۔ کہ پاکستان کی سرحدوں پر دشمن کی فوجیں جمع ہیں۔ ایسے موقع پر تو ان کو محتاط رہنا چاہیئے اور بڑے طمطراق سے مسلمانوں کو ہدایت کرتے ہیں۔ کہ اگر ہندوستانی فوجوں کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو۔ تو خیال رکھو کہ میں ربوہ سے قادیان تک اور قادیان سے ربوہ تک مرزائیوں کی لاشیں درختوں پر لٹکی ہوئی دیکھنا چاہتا ہوں۔ مقصد کیا؟ صرف یہ کہ مذہبی اختلافات کو ہوا دے کر سادہ لوح مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف برانگیختہ کر کے ملک میں اس نازک مرحلہ پر بد امنی اور نااتفاقی کے بیج بوئے جائیں۔ تا کہ پاکستان کی سرحدوں پر جمع شدہ ان کے ہندوستانی آقاؤں کی فوجوں کے چنگل مضبوط ہو جائیں۔ اسی طرح پاکستان کے ان دوستوں نے نہ صرف تفرقہ بازی اور پھوٹ کی تلقین کی۔ بلکہ جنگ جیتنے کے لئے شاہ جی نے دوسرا ہتھیار جو مسلمانوں کے ہاتھ میں دیا۔ وہ حکومت کے وزراء کے خلاف بد اعتمادی اور بددلی کا زہر تھا۔ گویا ایسے نازک موقع پر شاہ جی کا وزیر خارجہ پاکستان کے خلاف جھوٹا اور بے بنیاد پراپیگنڈا اور الزامات تراشی کی یہ روش پاکستان دوستی کے لئے ہے۔

ملک کو جنگ میں گھرا ہوا دیکھ کر کوئی دوست اس قسم کی باتیں نہیں کر سکتا۔ اور نہ کسی دوست سے یہ توقع ہی کی جا سکتی ہے۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ پاکستان اور مسلمانوں کے دشمنانِ فرتوت کلاں کی اس قسم کی مذبوحانہ حرکات کے باوجود ہم اپنا دوست سمجھ لیں۔

(۹) عوام کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی تلقین

اسی تقریر میں (جیسا کہ اوپر ذکر ہوا) شاہ جی نے پاکستان کے موجودہ نازک حالات کو نظر انداز کر کے ایک بار پھر عوام کو مشتعل کر کے قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی تلقین کی۔ اور بڑے زوردار الفاظ میں احمدیوں کو غدار قرار دیا۔ اور عوام کو ایک قتل عام پر اکساتے ہوئے احمدیوں کی لاشوں کو درختوں پر لٹکانے کی ہدایت کی۔ یہ اشتعال انگیز تقریر احراری شریعت کے امیر نے ایسے موقع پر صادر فرمائی ہے۔ جب ہمارا ملک دشمنوں کی فوجوں سے گھرا ہوا ہے۔ اور جب پاکستان کا ہر شہری اپنے ملک کے دفاع کے لئے دشمن کے خلاف سینہ سپر ہے۔ اس وقت اور عین اس وقت احرار کا لیڈر ایک لحاظ سے عوام کو ہدایت کر رہا ہے۔ کہ ہندوستانی افواج کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہونے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اپنے ملک میں بدامنی اور خانہ جنگی کی ابتدا کرنے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا اٹھو اور احمدیوں کو تہ تیغ کرنا شروع کر دو۔ کیا کوئی بھی صحیح الدماغ انسان ایسی باتوں کو ملک کے ایک دوست کی فکر قرار دے سکتا ہے۔ حیرت ہے کہ یہ وہ الفاظ ہیں۔ جو ملک میں رائج قانون کی رو سے امن کے زمانہ میں بھی کسی شہری کی زبان پر نہیں آسکتے۔ چہ جائیکہ قوم کے سامنے خوفناک جنگ کا مرحلہ ہو۔ اور اسے ایک دوسرے کے خلاف ابھار کر آمادۂ قتل کیا جائے۔ کیا یہ تقریر اور اس میں شاہ جی کے یہ الفاظ حکومت کے کانوں تک نہیں پہنچے؟ حیرت ہے۔ کہ ایسے خطرناک مرحلہ پر بھی حکومت خاموش ہے۔ اور اگر خاموش ہے تو کیوں؟ (باقی)

ولادت

(۱) محمدؐ اسماعیل صاحب بن حاجی محمدؐ ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کانپور کو اللہ تعالےٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب اس کی صحت درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ سید شہامت علی واقف زندگی متعلم جامعۃ المبشرین قادیان دار المسیح

(۲) مولیٰ کریم نے میرے چھوٹے بھائی میاں گلزار احمدؐ صاحب آف زنگوں کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم نومولود کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرماوے۔ اور نیک۔ خادم دین۔ اور بلند اقبال کرے۔ آمین۔ محمدؐ لطیف بن حاجی محمدؐ ابراہیم صاحب آف کانپور۔ یو۔پی۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ روزانہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)

احباب جماعت کو قبل ازیں ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت کو بڑھانے میں ہمارے ساتھ تعاون کرنے کی اپیل الفضل کی گذشتہ ایک اشاعت میں کی جا چکی ہے۔ امید ہے کہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے پاکستان و بیرون بلکہ تمام احباب جماعت اپنے حلقوں میں ریویو کی خریداری کی تحریک فرما کر دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں گے۔ نیز غیر ممالک کی پبلک لائبریریوں، مختلف سوسائٹیوں، یونیورسٹیوں اور مستشرقین کو مفت رسالہ بھجوانے کی ذمہ داری اٹھانے کے لئے تیار ہونگے۔ اور گھر بیٹھے ممالک غیر میں تبلیغ کا ثواب حاصل کریں گے۔

مبلغین کرام کی خدمت میں بھی تحریر کیا جا چکا ہے۔ کہ اپنے اپنے حلقوں میں اس امر کی پر زور تحریک فرما کر مرکز میں اطلاع بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو جو اس نیک کام میں شریک ہوں۔ ثواب دارین عطا فرمائے۔ آمین

ریویو آف ریلیجنز کی قیمت کے متعلق احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے آئندہ ریویو کی سالانہ قیمت اندرون ملک کے لئے دس روپے سالانہ اور بیرون ممالک کے لئے ۶-۱-۱ پونڈ یا تین ڈالر ایک سینٹ ہوگی۔

احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ مندرجہ بالا شرح سے ریویو کی سالانہ قیمت ارسال فرمائیں۔ (مینیجر ریویو آف ریلیجنز)

(قائم مقام وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

قابل توجہ موصیان

جن موصی صاحبان کے ذمہ حصہ آمد کا بقایا ہے۔ ان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ کہ قاعدہ ۵۰۹ ب میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جن احباب کے ذمہ وصیت کا چندہ چھ ماہ سے زیادہ ہو۔ اُن کی وصایا منسوخ کر دی جائیں۔ اس لئے بقایا دار احباب وصیت منسوخ ہونے سے پہلے پہلے کوئی معین قسط مقرر کر لیں۔ یا معین عرصہ کے لئے اپنے حالات معذوری کو ظاہر کر کے مہلت حاصل کر لی جائے۔ ورنہ مجبوراً چھ ماہ سے زیادہ بقایا دار ان کی وصایا منسوخ کر دی جائیں گی۔ پھر ان کو افسوس نہ ہو۔ کیونکہ وصیت منسوخ ہو گئی۔ تو پھر آپ سے کسی قسم کا چندہ نہ لیا جائے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ آپ اگر بقایا ادا نہیں کر سکتے۔ تو خود لکھ کر وصیت منسوخ کرا لیں۔ تاکہ آپ خلاف ورزی عہد کے ملزم نہ بنیں۔ اور چندہ کے نہ لئے جانے کی سزا سے بھی بچ جائیں۔ کیونکہ ایک عہد کر کے اُس کو پورا نہ کرنا یہ بڑا گناہ ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

میری آپا کافی دیر سے بیمار ہے۔ اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب اُس کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ (حمید احمد از لاہور)

مشرقی بنگال کے ہنگاموں کی مذمت

بنارس کے اخبار "آج" کا اداریہ

ہندوستانی اخبارات بھی بنگالی کو سرکاری زبان بنانے کی تحریک کے سلسلے میں شورش پسندوں کی ہنگامہ آرائیوں کی شدید مذمت کر رہے ہیں۔ چنانچہ بنارس کے ایک ممتاز ہندی روزنامہ "آج" نے "پاکستان میں زبان کا مسئلہ" کے زیر عنوان ایک حالیہ اداریہ میں لکھا ہے۔ کہ "ڈھاکہ میں ہنگامے ختم کرنے کے لئے پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ جس سے ۶ اشخاص ہلاک - - - - - - - - - - اور تقریباً ایک سو اشخاص زخمی ہو گئے۔ طلبہ نے غصہ میں "مارننگ نیوز" کا پریس جلا دیا۔ یہاں تک کہ صورت حال پر قابو پانے کے لئے فوج بلانی پڑی۔ زبان کے معاملہ میں طلبہ کا مطالبہ صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے۔ تو بھی کوئی شخص یہ تشدد آمیز اور تباہ کن اقدامات پسند نہیں کریگا۔ جن کی وجہ سے نہ صرف زبردست نقصان پہنچا۔ اور امن عامہ میں خلل واقع ہوا۔ بلکہ خود طلبہ کے مفاد کو بھی نقصان پہنچا۔ کامیابی صرف صبر و تحمل اختیار کرنے ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ شورش کرنے سے نہیں۔"

مختلف مقامات پر یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسے!

نظارت دعوت و تبلیغ کی اطلاع کے مطابق مندرجہ ذیل مقامات پر یوم مصلح موعود کی تقریب پر جلسے منعقد ہوئے۔ اس میں پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کی گئیں۔

چک ۱۰۶ ضلع رحیم یار خان۔ بدین (سندھ) کوٹ احمدیاں (سندھ) آنبہ ضلع شیخوپورہ۔ شیخوپورہ قلعہ صوبا سنگھ۔ مونگ ضلع گجرات۔ بھوڑو چک ۱۸ قصور۔ جڑانوالہ۔ اتھو می (مشرقی پاکستان) سکھر۔ بلھڑ کے۔ چک ۲۷۶ ضلع لائل پور۔ کتھو والی چک ۳۱۲۔ پترکی۔ فیروز والہ

اطلاع

سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا کو ضلع شیخوپورہ کے دورہ کے لئے روانہ کیا گیا ہے۔ جہاں جہاں وہ جائیں۔ جماعتیں اُن سے تعاون فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

زمین برائے ٹھیکہ

ایسے ٹھیکیداران کی ضرورت ہے جو قریباً ۷۰ ایکڑ زمین اور اٹھارہ ایکڑ باغ ٹھیکہ پر لینا چاہتے ہوں شرائط کیلئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

م الف معرفت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ربوہ

پیغام احمدیت

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

بزبان انگریزی و اردو

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایم بی بی ایس

تحریر فرماتے ہیں میں نے طبیہ عجائب گھر کے بعض مرکبات خود استعمال کئے ہیں۔ اور کئی مریضوں کو استعمال کرائے ہیں اور ان کو بیحد مفید پایا جس کی زیادہ تر وجہ میرے نزدیک یہی ہے۔ کہ طبیہ عجائب گھر کے منتظم اپنے مرکبات کے لئے بہت عمدہ قسم کے مرکبات استعمال کرتے ہیں ان کا ایک مرکب روح نشاط ہے جو دل کو تقویت دینے میں بینظیر ہے خصوصاً ایسے مریضوں کیلئے جن کا خون کا دباؤ کم ہو اور طبیعت ہر وقت مضمحل اور گری گری رہے یہ دوا بیحد مفید پائی ہے یہ دوا میں اپنے گھر میں استعمال کرا چکا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند خوراکوں میں ہی نمایاں اثر دیکھا ہے

روح نشاط قیمت فی چھٹانک چھ روپے، نصف پاؤ گیارہ روپے، ایک پاؤ بیس روپے طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو ترقی دیں!

اشتہار

آٹھویں جے ایس پی سی ٹی ایس کورس میں داخلہ

پاکستانی فوج اور رائل پاکستان ایئر فورس (فضائیہ) کی جنرل ڈیوٹی (پی) برانچ میں کمیشن کے آٹھویں جے ایس پی سی ٹی ایس کورس میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں کراچی، لاہور، راولپنڈی، پشاور اور ڈھاکہ میں رہائش رکھنے والے امیدوار جو رائل پاکستان فضائیہ کیلئے درخواست دینا چاہتے ہوں، وہ اس اشتہار کے ماتحت درخواست نہیں کرینگے۔ انہیں مقامی یونیورسٹی کی ہوائی سکواڈرن یا رائل پاکستان فضائیہ کے ریکروٹنگ افسروں سے رابطہ پیدا کرنا چاہئے۔ البتہ پاکستانی فوج میں کمیشن کیلئے درخواست کر سکتے ہیں خواہشمند امیدواروں کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ فوجی ہیڈ کوارٹرز یا ریکروٹنگ افسروں یا رائل پاکستان فضائیہ کے سٹیشن ہیڈ کوارٹرز کے پاس فوراً درخواست کریں۔ اور ان ہی سے مفصل قواعد اور درخواست فارم طلب کریں

چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر محکمہ وزارت دفاع، راولپنڈی

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں!!

…اٹھرا، حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

وفد پارٹی برطانیہ اور مصر کے مذاکرات کو ناکام بنانے کی ہر ممکن کوشش کریگی

لندن ۱۵ مارچ۔ وفد پارٹی کی طرف سے ہلالی پاشا کی حکومت کی مخالفت کے اعلان سے یہ مطلب اخذ کیا جا رہا ہے۔ کہ وفد پارٹی کے لیڈر برطانیہ سے مذاکرات کو ختم کرانے کے لئے تخریبی منصوبے بنا رہے ہیں۔ ان کی کوشش ہوگی، کہ ابتدائی مراحل میں ہی بات چیت ناکام ہو جائے۔ "مانچسٹر گارڈین" نے اپنے مقالہ افتتاحیہ میں واضح کیا ہے۔ کہ مصر میں حقیقی طور پر منظم جماعت وفد پارٹی ہی ہے۔ اور انتخابات میں اس پارٹی کو ناکام کرنے کا ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ یہ کہ وفد پارٹی کی منظم قوت کو انتخابی قوانین میں ترمیم کر کے درہم برہم کر دیا جائے، اور وفد پارٹی کی حکومت کے دوران رشوت ستانی اور بد انتظامی کے ناقابل تردید ثبوت بہم پہنچائے جائیں۔ اگرچہ لندن میں اس بات کا اظہار نہیں کیا گیا۔ کہ اینگلو مصری بات چیت کب شروع ہوگی، لیکن یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اگر مصر یہ فیصلہ کرلے۔ کہ بات چیت کا موزوں وقت آگیا ہے۔ تو برطانیہ گفتگو کے لئے آمادہ ہوگا۔ (اسٹار)

دولت مشترکہ کے ممالک کی اقتصادی کانفرنس منعقد نہیں ہوگی

لنڈن ۱۵ مارچ۔ لیبر اور کنزرویٹو پارٹی کے بعض پارلیمانی ارکان نے مطالبہ کیا تھا۔ کہ دولت مشترکہ کے ممالک بالخصوص آسٹریلیا میں برطانوی مال کی درآمد کم کرنے کے جو فیصلے کئے گئے ہیں۔ ان کے اثرات کا جائزہ لینے کے لئے دولت مشترکہ کے ممالک کی اقتصادی کانفرنس بلائی جائے۔ لیکن اس کوشش کے بار آور ہونے کا امکان نہیں۔ بتایا گیا ہے۔ کہ دولت مشترکہ کے وزرائے خزانہ کی کانفرنس کی طرف سے جنوری میں جو دو مجالس عاملہ بنائی گئی تھیں۔ ان کا اجلاس مئی میں پھر منعقد ہونے والا ہے۔ اس لئے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ برطانیہ اور دولت مشترکہ کے دیگر ممالک کی طرف سے جن مذاکرات کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے بھی انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ لیکن دولت مشترکہ کے وزرائے خزانہ کے ایک اور اجلاس کو ضروری تصور نہیں کیا جا رہا۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ کے متوقع انتخابات

جوہانسبرگ ۱۵ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ سال جنوبی افریقہ کے عام انتخابات کے سلسلے میں حکومت یہ منصوبہ بنا رہی ہے۔ کہ ووٹ دینے کے لئے رائے دہندگان کی کم از کم عمر کی قید کو ۲۱ سال سے کم کر کے ۱۸ سال کر دیا جائے۔ مقامی سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ اگر عام انتخابات فوراً کرائے جائیں۔ تو نیشنلسٹوں اور حزب مخالف یعنی یونائیٹڈ پارٹی کو کامیابی کی یکساں امید ہے۔ (اسٹار)

جسے خدا رکھے اسے کون چکھے

لندن ۱۵ مارچ۔ نارفوک کے ایک گاؤں میں ایک جیٹ طیارہ گر پڑا تھا۔ اس کے گرنے سے گاؤں کی چھیتی رسال عورت پتھروں اور مٹی کے ایک ڈھیر کے نیچے دفن ہو گئی تھی۔ جب اسے ملبہ ہٹا کر نکالا گیا۔ تو وہ زندہ تھی۔ اور اسے کوئی خاص چوٹ بھی نہیں آئی تھی۔ (اسٹار)

پاکستان کا مرکزی بجٹ

(بقیہ صفحہ اول)

دینا پڑتا تھا۔ اب -/۳۰۰۰ روپے تک کمانے والوں کو ٹیکس ادا نہیں کرنا پڑے گا۔ اسی طرح ۵۰۰۰ روپے سالانہ سے لے کر دس ہزار روپے سالانہ تک انکم ٹیکس کی شرح ایک آنہ ۹ پائی کی بجائے ایک آنہ ۶ پائی کر دی گئی ہے۔ اس ... روانہ آمد پر ساڑھے تین آنے کی بجائے دینا آنے کی شرح سے انکم ٹیکس لیا جاتا تھا۔ جو کارخانے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد قائم ہوئے ہیں وہ سپر ٹیکس سے مستثنیٰ رہیں گے نیز حکومت کی طرف سے منظور شدہ عوامی خیراتی اداروں سے بھی انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس وغیرہ وصول نہیں کیا جائے گا۔

جو ٹیکس بڑھائے گئے ہیں۔ ان میں شراب کا درآمدی محصول سٹمپ ڈیوٹی اور کورٹ فیس کی شرح شامل ہے۔ چنانچہ کراچی میں سٹمپ ڈیوٹی بڑھا کر دوسرے صوبوں کے برابر کر دی جائے گی۔ اسی طرح کسٹمز اور سنٹرل ایکسائز ایکٹ کے تحت ریونیو بورڈ میں جو اپیلیں کی جاتی ہیں۔ ان کے لئے کورٹ فیس کی شرح میں بھی اضافہ کیا جائیگا۔ محصولات میں تخفیف کرنے اور تعمیر و ترقی کے اخراجات میں اضافہ کرنے کے بعد آئندہ مالی سال کے آخر میں خالص بچت ۶۳ لاکھ روپے رہ جائے گی۔ ص م

ص م تعمیر و ترقی کی سکیم

بجٹ کا ایک نمایاں ... تعمیر و ترقی کی سکیموں کے لئے بڑی بڑی ... رقمیں مخصوص کی گئی ہیں چنانچہ زراعتی منصوبوں سے ۵ کروڑ صنعتی ترقی کے لئے ۱۰ کروڑ ۲۶ لاکھ اور تعلیم و صحت عامہ کیلئے ۸ کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلے میں نئے شہروں کی تعمیر اور دیگر انتظامات پر ۱۲ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے خرچ کئے جائینگے ایک کروڑ روپیہ مہاجرین کشمیر کے لئے مخصوص کیا گیا ہے کراچی میں پانی کی بہم رسانی تعمیر مکانات کے لئے قرضے دینے لیاقت میموریل لائبریری کے قیام تعلیمی وظائف اور بلوچستان و قبائلی علاقے کی ترقی کے لئے بڑی بڑی رقموں کی گنجائش نکالی گئی ہے مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان رابطہ بڑھانے کیلئے ۵۰ لاکھ روپے کی ایک علیحدہ رقم منظور کی گئی ہے۔ دفاعی اخراجات کا اندازہ ۷۵ کروڑ ۷۳ لاکھ لگایا گیا ہے۔

۱۹۵۱ء میں پاکستان کو غیر ملکی تجارت سے ۱۵ کروڑ روپیہ کا منافع ہوا

کراچی ۱۴ مارچ۔ پاکستان کے وزیر امور کشمیر ڈاکٹر محمود حسین نے آج پاک پارلیمنٹ میں انکشاف کیا۔ کہ کشمیر میں خاتمہ جنگ کے وقت سے اب تک ہندوستان ۲۴۵۹ مرتبہ عارضی صلح کے معاہدہ کی خلاف ورزی کر چکا ہے۔ ڈاکٹر محمود حسین نے یہ انکشاف مسٹر نور احمد کے ایک سوال کے جواب میں کیا۔ انہوں نے مزید انکشاف کیا کہ ان وارداتوں میں اٹھارہ آدمی ہلاک، ۱۶۰ مجروح اور انتیس ۲۹ اغوا کئے گئے۔ چھ مکانات جلائے گئے۔ اور ۸۵ مویشی بھگائے گئے۔

پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر محمد علی مسٹر نور احمد ہی کے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ جن ممالک کے ساتھ پاکستان کے تبادلہ زر کے تعلقات ہیں۔ ان کے ساتھ تجارت میں پاکستان کو سال ۱۹۵۱ء میں ۱۵ کروڑ ۹۸ لاکھ روپیہ کا منافع ہوا۔ لیکن ۱۹۴۸ء ۱۹۴۹ء اور ۱۹۵۰ء میں کوئی منافع نہیں ہوا۔

وزیر خزانہ نے مسٹر گیزدر کو بتایا۔ کہ جیم پیریل ۱۹۵۰ء کو سٹیٹ ڈیوٹی قانون کے نفاذ کے بعد اس سال جنوری کے آخر تک ۹۰۶ ۱۸۴ روپیہ کی وصولی ہو چکی ہے اسی عرصہ میں سندھ میں اس قانون کے ماتحت ۳۶ ۷۱ روپیہ کی اور پنجاب میں ۹۸ ۳ ۲۰۳ روپیہ کی وصولی ہوئی۔

وزیر تجارت مسٹر فضل الرحمن نے مسٹر نور احمد کو بتایا۔ کہ ۱۹۵۱ء میں پاکستان سے انگلستان کو برآمد میں ۱۹۵۰ء کے مقابلہ میں ۹ کروڑ چار لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوا۔ اور انگلستان سے پاکستان درآمد میں ۱۹۵۰ء کے مقابلہ میں ۱۹۵۱ء میں چھ کروڑ ۸ لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوا۔ انگلستان سے تجارت میں پاکستان کو ۱۹۵۰ء میں ساڑھے آٹھ کروڑ روپیہ اور ۱۹۵۱ء میں ساڑھے پانچ کروڑ روپیہ کا خسارہ ہوا۔ مسٹر فضل الرحمن نے مزید انکشاف کیا۔ کہ پاکستان سے امریکہ کو ۱۹۵۰ء میں ۱۲ کروڑ ۶۴ لاکھ روپیہ اور ۱۹۵۱ء میں دس کروڑ ۸۴ لاکھ روپیہ کا مال برآمد کیا گیا۔ اس حساب سے ۱۹۵۱ء میں برآمد میں تقریباً دو کروڑ کی کمی ہوئی۔ اسی طرح امریکہ سے ۱۹۵۰ء میں گیارہ کروڑ ۸۰ لاکھ اور ۱۹۵۱ء میں دس کروڑ ۵۴ لاکھ روپیہ کا مال درآمد کیا گیا۔ انگلستان کو برآمد میں اضافہ کی بڑی وجہ یہ ہے کہ برطانیہ نے پاکستان کی اہم پیداوار یعنی کپاس اون چائے بڑی مقدار میں خریدیں۔ اس کے علاوہ کپاس کی قیمتیں بھی چڑھ گئی تھیں۔ وزیر تجارت نے مزید بیان کیا کہ ۱۹۵۱ء میں امریکہ اور پاکستان کے درمیان تجارت میں کمی کی بڑی وجہ یہ تھی۔ کہ امریکہ نے خام اجناس کی ذخیرہ اندوزی میں کمی کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ انہوں نے بتایا۔ کہ امریکہ نے ۱۹۵۰ء میں پٹ سن کی ۵۳۳ ۷۱۶ گانٹھیں اور اس کے مقابلہ میں ۱۹۵۱ء میں ۹۷۶ ۳۱۰ گانٹھیں خریدیں۔

وزیر صنعت سردار عبد الرب نشتر نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ پاکستان میں ۱۹۴۹-۱۹۵۰ء میں سوت کی ۲۳۱۵۰ اور ۱۹۵۰-۵۱ء میں ۳۷۸۶۱ گانٹھیں تیار کی گئیں۔ ہر ایک گانٹھ کا وزن چار سو پونڈ تھا۔ اس طرح گذشتہ سال سوت کی پیداوار میں چودہ ہزار گانٹھوں کا اضافہ ہوا۔ ان دونوں سالوں میں سوت کی درآمد بالترتیب ۱۶۶۳۷۸ اور ۱۹۴۳۸۹ گانٹھیں رہی۔ وزیر موصوف نے بتایا۔ کہ ملک میں سوت کی سالانہ کھپت اندازاً دو لاکھ ۶۰ ہزار گانٹھوں کے برابر ہے۔ وزیر صنعت نے مزید انکشاف کیا۔ کہ پاکستان میں ۱۹۴۹ء میں ۸ کروڑ ۹۶ لاکھ گز سے زائد فائن۔ درمیانہ درجہ کا اور کورا کپڑا تیار کیا گیا۔ اور ۱۹۵۰ء میں دس کروڑ ۹۴ گز سے زائد تیار ہوا۔ اس کے مقابلہ میں ۱۹۴۹ء میں ۵۳ کروڑ ۴۷ لاکھ گز۔ اور ۱۹۵۰ء میں ۴۲ کروڑ اور ۸۴ لاکھ گز کپڑا بیرونی ممالک سے درآمد کیا گیا۔